



## سوال

(199) امام ترمذی کے قول 'حسن صحیح' غریب سے مراد

## جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ کے قول "حسن صحیح" "حسن غریب" ہذا حدیث غریب سے کیا مراد ہے؟ (فتاویٰ المدینہ: 45)

## الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ کا قول "حسن صحیح" یہ سب سے زیادہ مشکل ہے کیونکہ اس قول کی توجیہ ذکر کرنے میں علماء کا بہت زیادہ اختلاف ہے لیکن اس اختلاف کے باوجود اطمینان کے لائق اس میں نے کوئی بھی قول نہیں پایا۔ قابل اعتماد بات یہی ہے کہ یہ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ کی ایک اصطلاح کہ جس پر وہ چلے لیکن اس کی وضاحت انھوں نے نہیں کی۔ "حسن غریب" پر قول واضح "حدیث حسن" کے برخلاف ہے یعنی "حسن سنداً" مطلب سند کے اعتبار سے حسن ہے اور غریب اس لحاظ سے ہے۔ کہ اس کے رواۃ میں سے ایک راوی مستفرد ہے۔ چاہے۔ "تفرد مطلق" ہو یا "تفرد نسبی" ہو لیکن اگر کسی حدیث کے بارے میں "حسن" کہیں اور حسن کے ساتھ غریب کا لفظ ملا ہو انہ ہو تو اس کا مطلب ہے کہ یہ حدیث حسن لغیرہ ہے۔ تو طالب علم پر لازم ہے کہ اس نکتہ کے بارے میں متنبہ ہو۔ یعنی جس حدیث کے بارے میں امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ "حدیث حسن" کہے تو اس سے مراد ایسی حدیث کہ جو سنداً ضعیف ہے۔ تو وہ "حسن" تب ہوگی کہ جب اس کے لیے متابعات اور شواہدوں اور اس کے ساتھ یہ حدیث ضعیف سے حسن کے درجہ کو پہنچ جاتی۔ ہے۔ کیونکہ اس کا متن ایک اور سند سے آجاتا ہے اگر صرف "حدیث غریب" کہیں تو اکثر ایسی حدیث سنداً ضعیف ہوتی ہیں۔

اس کے مقابلہ میں ایک اور حدیث ہے۔ "ترمذی (6778) میں:

"عن ابنان مولى أم سلمة، عن أم سلمة....."

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں "حدیث حسن صحیح" میں کہتا ہوں کہ بنہاں مجھول ہے۔ اس بنہاں کو کسی معتبر محدث نے ثقہ نہیں کہا۔ حدیث سند کے اعتبار سے ضعیف ہے۔ "امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ کا قول "حسن غریب" تو اس کے بارے میں میں نے البانی سے کسی کیسٹ میں سنا فرماتے ہیں کہ اس سے ترمذی رحمۃ اللہ علیہ کی مراد "حسن" لذلہ "ہے یہ بات اس کے برخلاف ہے کہ جو انھوں نے یہاں کی ہے۔ حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے النکت (8/402) میں فرمایا "کہ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ کا مقصد یہ ہے کہ جب وہ کسی حدیث کے بارے میں حسن کہیں تو ان کے نزدیک اس حدیث سے دلیل پکڑنا لازمی نہیں ہے انھوں نے ایک حدیث بیان کی ہے۔

نخیمہ البصری عن الحسن بن عمران بن حصین کے طریق سے۔ اس کے بعد فرماتے ہیں کہ:

